رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قیمت ششماہی اندرون ہند
قیمت ششماہی بیرون ہند

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۷ جولائی ۱۹۳۵ء | نمبر ۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵- جولائی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت بفضلِ خدا اچھی ہے۔

آج پونے نو بجے صبح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰی تحریک جدید کے ماتحت قائم شدہ دار الاقامہ میں تشریف لے گئے اور کافی دیر تک حضور وہاں رونق افروز رہے۔ حضور نے طلباء سے قرآن کریم سُنا۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ لاہور تشریف لے گئے ہیں۔

صوبیدار میجر آنریری لفٹیننٹ نذر حسین صاحب کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ اللہ تعالٰی مبارک کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رُوحانی لڑائی کا زمانہ

"دیکھو۔ جب تک لڑائی جاری ہوتی ہے۔ اس وقت تک فوجوں کو تمغے ملتے ہیں۔ اور خطاب ملتے ہیں۔ لیکن جب امن ہو جائے۔ اس وقت اگر کوئی فوج چڑھائی کرے۔ تو یہی کہا جائے گا۔ کہ یہ لوٹنے کو آئے ہیں۔ یہ زمانہ بھی رُوحانی لڑائی کا ہے۔ شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے۔ شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ اسلام کو شکست دے۔ مگر خدا تعالٰی نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کے لئے شکست دینے کے لئے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ مبارک وہ جو اس کو شناخت کرتا ہے۔ اب تھوڑا زمانہ ہے۔ ابھی ثواب ملے گا۔ لیکن عنقریب وقت آتا ہے۔ کہ اللہ تعالٰی اس سلسلہ کی سچائی کو آفتاب سے بھی زیادہ روشن کر دکھائے گا۔ وہ وقت ہوگا۔ کہ ایمان ثواب کا موجب نہ ہوگا۔ اور توبہ کا دروازہ بند ہونے کا مصداق ہوگا۔ اس وقت اس کے قبول کرنے والے کو بظاہر ایک عظیم الشان جنگ اپنے نفس سے کرنی پڑتی ہے۔ وہ دیکھے گا۔ کہ بعض اوقات اس کو برادری سے الگ ہونا پڑے گا۔ اس کے دُنیوی کاروبار میں روک ڈالنے کی کوشش کی جائیگی۔ اسکو گالیاں سُننی پڑینگی لعنتیں سُنیگا۔ مگر ان ساری باتوں کا اجر اللہ تعالٰی کے ہاں سے ملیگا۔ لیکن جب دُوسرا وقت آیا اور اس نور کے ساتھ دُنیا کا رجوع ہوا جیسے ایک بلند ٹیلہ سے پانی نیچے گرتا ہے اور کوئی انکار کرنے والا ہی نظر نہ آیا۔ اس وقت اقرار کس پایہ کا ہوگا اس وقت ماننا شجاعت کا کام نہیں۔ ثواب ہمیشہ دکھ ہی کے زمانہ میں ہوتا ہے

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا خاص وقت

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو مالی تحریک جدید فرمائی ہوئی ہے۔ اس کے متعلق احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وعدہ کرنے والے احباب کو اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ تو اپنے وعدہ سے زیادہ رقم ادا کر کے مزید ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ چونکہ ممکن ہے۔ کہ بعض احباب کو اس کا علم نہ ہو۔ اس لئے یہ اعلان احباب کی اطلاع کے لئے کیا جاتا ہے۔ میاں محمد اقبال صاحب سیالکوٹ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں اپنے وعدہ سے دس روپیہ ارسال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی۔ پہلے ایک رقم بھیج کر حصہ لیا تھا۔ اب پھر دس روپیہ ارسال کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ حضور قبول فرمائیں گے۔ آیندہ بھی وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ نے توفیق دی۔ تو اور حصہ لوں گا۔ اس وقت میں سخت مالی مشکلات میں ہوں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ہماری ہر قسم کی کمزوریوں کو خواہ روحانی ہوں یا جسمانی دور کر دے۔ اور ہمیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی توفیق عطا فرمائے"۔

اسی طرح اور احباب کرام بھی وعدہ پورا کرنے کے بعد مزید رقم بھیج رہے ہیں۔ جو اصحاب ابھی تک موعودہ رقم پوری نہ کر سکے ہوں۔ انہیں خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہیئے۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

دعائے خاص کیلئے درخواست

میری اہلیہ سخت بیمار ہیں۔ اور امرتسر ہسپتال میں داخل ہیں۔ وہ درخواست کرتی ہیں۔ کہ ہر احمدی جوان سطور کو پڑھے یا سنے۔ میری صحت یابی کے لئے نہایت درد دل کیساتھ دعا کرے۔ اور بعد میں بھی [illegible]

مجلس احرار برباد اور عطاء اللہ بخاری مردہ باد کے نعرے

معزز معاصر روزنامہ حقیقت (۲۴ر جولائی) لکھنؤ لکھتا ہے۔

عوام کی ذہنیتیں بھی عجیب طرفہ تماشہ ہوتی ہیں۔ ابھی چند ہی روز ہوئے۔ جب لاہور میں مجلس احرار کا طوطی بول رہا تھا۔ اور "عطاء اللہ شاہ بخاری زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے تھے۔ یا آج یہ کایا پلٹ ہو گئی ہے۔ کہ لاہور کی سڑکوں پر انہی لوگوں کی زبانوں سے "مجلس احرار برباد" اور "عطاء اللہ شاہ بخاری مردہ باد" کے نعرے بلند کئے جا رہے ہیں۔ عام مسلمانوں کے طبائع میں یہ انقلاب محض اس وجہ سے ہو گیا۔ کہ مجلس احرار نے مسجد شہید گنج کے معاملہ میں مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا۔ نہ صرف لاہور بلکہ پنجاب کے مختلف مقامات پر مسلمانوں کے عام جلسے کر کے اس میں مجلس احرار کی مذمت کے ریزولیوشنز پاس کئے جا رہے ہیں۔

مسجد شہید گنج کے معاملہ میں مجلس احرار کا طرز عمل واقعی ایک معمہ ہے۔ اب احراریوں نے یہ طے کیا ہے۔ کہ وہ ۲۷، ۲۸ جولائی کو ایک کانفرنس کر کے اس میں طے کریں گے۔ کہ انہیں اس معاملہ میں کیا روش اختیار کرنا چاہیئے۔ درآنحالیکہ وہ یہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ ہر لمحہ حالات خطرناک ہوتے جاتے ہیں۔ اور اب اس میں ٹال مٹول کا کوئی وقت اور موقعہ نہیں رہا ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۵ جولائی ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۱	صادق محمد خانصاحب ملتان	۳	زینب بی بی صاحبہ ضلع سرگودہ
۲	اللہ دتا صاحب ضلع سیالکوٹ	۴	محمد امین صاحب " "

لاہور کے مستقل خریداروں کو اطلاع

چونکہ ڈاک میں پرچہ دوسرے روز پہنچتا ہے۔ اس لئے احباب لاہور کو اسی روز پہنچانے کے لئے نئے لوکل ایجنٹ کے ذریعہ تقسیم کا انتظام کیا گیا ہے اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کی گئی ہے۔ کہ پہلے انتظام میں بعض احباب کو جو شکایات پیدا ہو گئی تھیں۔ وہ نہ ہو سکیں اس انتظام کے ماتحت پہلا پرچہ لاہور کے خریداروں کو ۲۸ جولائی کو ملے گا۔ حساب کتاب اور پرچے وغیرہ نہ ملنے کے متعلق شکایات حسب سابق دفتر الفضل میں ہی آنی چاہئیں۔ مینجر

احرار اپنے اصلی روپ میں

اخبار "احسان" ۲۴ جولائی مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت لکھتا ہے۔

گذشتہ رات شیخ حسام الدین بی۔ اے کی صدارت میں مجلس احرار اسلام امرتسر کا جلسہ مسجد خیر الدین میں منعقد ہوا۔ حاضری کافی تھی۔ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے تقریر کی۔ اور کہا۔ کہ مسجد شہید گنج کی تحریک جو لاہور میں چل رہی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ مسلمانوں کو ستیہ گرہ کیلئے لاہور جتھے نہیں بھیجنے چاہئیں۔ آپ نے کہا کہ ہم نے اپنے مبلغین جتھے روکنے کیلئے دوسرے اضلاع میں بھیج دیئے ہیں۔ پھر جلسہ میں شور مچ گیا اور لوگوں نے شاہ صاحب اور مجلس احرار اسلام پر آوازے کسے۔ شور زیادہ ہونے کی وجہ سے آخر جلسہ برخواست کرنا پڑا۔

امداد مصیبت زدگان زلزلہ کوئٹہ

	روپے آنے پائی
میزان سابقہ	۳۴۸۵-۱-۹
جماعت خانیوال معرفت محمد شریف صاحب	۵-۱۵-۰
جماعت فانی والہ (منٹگمری) معرفت محمد رحیم الدین صاحب	۶-۰-۰
جماعت سیدوالہ معرفت احمد الدین صاحب	۰-۱-۰
سید اختر احمد صاحب اٹکی	۱-۰-۰
جماعت مغلپورہ معرفت سید عبد الحی صاحب	۳۶-۲-۰
جماعت دادو سندھ معرفت ڈاکٹر عبد العزیز صاحب	۳-۰-۰
جماعت ظفروال معرفت ولی داد خانصاحب	۶-۰-۰
جماعت موگا معرفت میاں مولا بخش صاحب	۵-۷-۰
جماعت مالاکنڈ معرفت سید ظہور الحسن صاحب	۲-۰-۰
چودہری غلام احمد صاحب	۰-۴-۰
جماعت میرٹھ چھاؤنی معرفت محمد بشیر احمد صاحب	۰-۱۴-۰
جماعت مریچ	۰-۸-۰
صادقہ بیگم صاحبہ قادیان	۱-۰-۰
عزیز اللہ صاحب بنگر مانانوالہ	۱-۰-۰
جماعت جہلم معرفت شاہ عالم صاحب	۱۰-۱۵-۰
جماعت عارفوالہ معرفت چراغ دین صاحب	۶-۰-۰
جماعت ٹوپی معرفت عبد اللطیف صاحب	۲-۲-۰
اہلیہ صاحبہ ملک فضل احمد صاحب مجھیرہ لاہور	۴-۰-۰
جماعت لاہور معرفت محمد امیر صاحب	۲-۰-۰
جماعت ہنگاؤں معرفت چودہری عبد الحمید صاحب	۰-۹-۰
جماعت گوجرانوالہ معرفت ڈاکٹر سید محمد اسمٰعیل صاحب	۶-۵-۰
عبد الغفور صاحب زنجبار	۳-۰-۰
قاضی محمد سعد اللہ صاحب گھنہ	۱-۸-۰
جماعت بھاگلپور معرفت کلیم محمد سعید صاحب	۱-۰-۰
معرفت رفیع الزمان صاحب جماعت کراچی	۲۲-۴-۰
جماعت سکندر آباد معرفت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب	۵۸-۰-۰
جماعت راولپنڈی	۱۲-۳-۰
جماعت ملتان معرفت محمد حیات خانصاحب	۹-۱-۰
جماعت خوشاب معرفت غلام رسول صاحب	۱-۲-۰
جماعت آگرہ معرفت الٰہی بخش صاحب	۵-۹-۰
جماعت کوہاٹ معرفت بابو سلیم احمد صاحب	۰-۸-۰
جماعت کرتو معرفت رحمت علی صاحب	۲-۱۱-۶
میزان کل	۴۰۰۰-۱۲-۳

ناظر بیت المال قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

کانگرس کا آئندہ طریق عمل

بہت بڑے ساز وسامان رکھنے والی حکومت کے مقابلہ میں کانگرس نے بے سروسامانی کی حالت میں کھڑے ہوکر گو ایک مرحلہ پر حکومت کو سخت مشکلات میں مبتلا کر دیا۔ اور وہ لڑکھڑا سی گئی۔ لیکن خود کانگرس اس قدر کچلی اور مسلی گئی۔ کہ ابھی تک اسے ہوش نہیں آیا۔ اور وہ یہ فیصلہ نہیں کر سکی کہ آئندہ اسے کیا طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے چونکہ کانگرس نے ماضی قریب میں اہل ہند سے جس قدر جانی اور مالی قربانیاں کرائی ہیں ان کا تقاضا یہ ہے۔ کہ یا تو وہ از سر نو طاقت حاصل کرکے آزادی کی آخری جد وجہد میں ملک کی راہ نمائی کرے۔ یا پھر اسی مقصد کو لے کر کھڑی ہونے والی کسی اور پارٹی کے لئے جگہ خالی کر دے۔ اس لئے وہ زیادہ دیر تک خاموش نہیں رہ سکتی۔ خاصکر اس وجہ سے بھی کہ نئی اصلاحات نافذ ہونے والی ہیں ؀

ان حالات میں اس وقت سب سے اہم سوال جو کانگرس کے پیش نظر ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اصلاح شدہ لیجسلیچرز میں کانگرسیوں کو عہدے قبول کرنے چاہئیں یا نہیں۔ ایک گروہ ایسا ہے۔ جو عہدے قبول کرنے کے سخت خلاف ہے۔ اس کی رائے یہ ہے۔ کہ جب کانگرس نئی اصلاحات کو ناقابل قبول قرار دے چکی ہے۔ اور ملک کے لئے بالکل ناکافی اور غیر مفید سمجھتی ہے تو پھر کسی کانگرسی کو یہ زیب نہیں دیتا۔ کہ وہ حکومت کا کوئی عہدہ قبول کرکے اسے نئی اصلاحات کے چلانے میں مدد دے اس کی بجائے کانگرس کا فرض یہ ہے۔ کہ وہ کوئی ایسا پروگرام تجویز کرے۔ جو حکومت کے لئے اصلاحات کا نفاذ ناممکن بنا دے ؀

دوسری پارٹی بھی مجوزہ اصلاحات کے متعلق یہی خواہش رکھتی ہے اور بالفاظ ایک کانگرسی اخبار "یہ لوگ بھی موجودہ طرزِ حکومت کو بدلنے کے ویسے ہی خواہشمند ہیں جیسے دوسرے قوم پرست" لیکن وہ سمجھتے ہیں۔ کامیابی کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ حکومت کی مشینری کے پرزے بن کر اس مشینری کے چلنے میں روکاوٹ ڈال جائے یعنی حکومت کے عہدے قبول کرکے حکومت کو ایسے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کریں جسے وہ ملک کے لئے مفید سمجھتے ہیں ؀

خیال کیا جاتا ہے۔ کہ موخر الذکر پارٹی غالب رہے گی۔ اور جن صوبوں کے انتخابات میں کانگرس کو اکثریت حاصل ہوگی۔ وہاں کانگرسی عہدوں پر قبضہ کرکے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کریں گے۔ کہ کانگرس ملک کے نظم ونسق کے چلانے کے قابل ہے۔ اور اسے کسی وقت بھی موجودہ گورنمنٹ کے ہاتھوں سے لے کر کامیابی کے ساتھ چلا سکتی ہے ؀

یہ فیصلہ تو مستقبل ہی کرے گا۔ کہ کانگرس حکومت کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے کونسا طریق اختیار کرتی ہے۔ اور موجودہ حکومت کے ہاتھوں سے ملک کا نظم ونسق لینے اور اسے کامیابی کے ساتھ چلانے کا ثبوت بہم پہنچانے میں وہ کامیاب ہوتی ہے۔ یا نہیں لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ سابقہ پروگرام کے مقابلہ میں گورنمنٹ کی مشینری کا پرزہ بن کر ملک کے مفاد کا خیال رکھنا۔ اور اس کے حصول کے لئے سرگرم کوشش کرنا بہترین طریق عمل ہے۔ ملک کو تخریبی پروگرام کا کافی تجربہ ہوچکا ہے۔ اور اس کی ناکامی میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہا۔ اب پھر اس پر عمل کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ملک میں اپنے حقوق کے حصول کے لئے جو تھوڑی بہت سکت پیدا ہوئی ہے۔ اسے پھر ضائع کر دیا جائے۔ اس لئے بہترین صورت یہی ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ حکومت کی انتظامی مشینری پر زیادہ سے زیادہ قبضہ حاصل کیا جائے۔ اور اسے اہل ہند کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنایا جائے ؀

عام طور پر اسی پالیسی کو پسند کیا جا رہا ہے۔ البتہ ایک خطرہ پیش کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ممکن ہے۔ کہ بعض کانگرسی سرکاری عہدوں پر پہونچ کر اپنے اصل فرائض بھول جائیں۔ اور ہرچہ در کان نمک رفت نمک شد کے مصداق بن کر ملک وقوم کے لئے کوئی مفید کام نہ کرسکیں۔ اس کے متعلق یہ تجویز پیش کی جا رہی ہے۔ کہ جب اصحاب عہدے قبول کریں۔ ان پر ایسی پابندیاں لگا دی جائیں۔ کہ وہ کانگرس کی پالیسی کے خلاف کچھ نہ کرسکیں ؀

اگر کانگرس ایسے مخلص کارکن پیش نہیں کر سکتی۔ جو دیانت داری کے ساتھ اس کی پالیسی پر عمل کریں۔ ذاتی اور وقتی مفاد کو قومی اور ملکی مفاد پر قربان کر دیں۔ تو لفظی پابندیاں کچھ زیادہ موثر ثابت نہیں ہوسکتیں۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ وہی لوگ آگے آئیں۔ جو ملک کے لئے قربانی۔ اور ایثار کا بہترین نمونہ پیش کر چکے ہوں ؀

بہر حال اگر کانگرس والوں نے ایک طرف دیہاتی اصلاح کا کام صحیح لائن پر جاری رکھا اور دوسری طرف حکومت کے عہدوں پر قبضہ کرکے اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہونچا دیا کہ وہ فرقہ داری کے جذبات سے الگ ہوکر ہندوستان کی ہر قوم کے ساتھ انصاف کرسکتے اور اس کے حقوق محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ تو یہ ایک نہایت موثر قدم ہوگا۔ جو آئندہ کے متعلق توقعات کو بہت قریب کر دے گا ؀

"پیسہ اخبار" کا مفتریانہ بیان

"پیسہ اخبار" لاہور کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف جس رنگ میں شر انگیزی کر رہا ہے وہ بے حد افسوسناک اور قابل مذمت ہے کیونکہ جب کوئی انسان صداقت کی مخالفت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ تو خوف خدا کو بالائے طاق رکھ کر انسانیت کی حدود کو قطع کر دیتا ہے اس کے ثبوت میں اس کا ایک شذرہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ لکھتا ہے۔

"بھولے بھالے۔ اور اصول دین سے ناواقف نوجوانوں کی دولتِ ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے مرزائیوں کے پاس پہلا حربہ یہ ہے۔ کہ انہیں پہلے خوبصورت بیوی دلانے کا چکمہ دیا جاتا ہے۔ ثانیاً ملازمت دلانے کا لالچ دیا جاتا ہے۔ مثلاً چودھری ظفر اللہ خان وغیرہ کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ تمہیں حکومت کے کسی نہ کسی شعبہ میں گھسیڑ دیا جائے گا۔ نصرانی۔ پادری بھی نوجوانوں کو اسی قسم کے سبز باغ دکھا کر مذہب سے مرتد کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ان کے تتبع میں مرزائی بھی وہ تمام حربے استعمال کر رہے ہیں۔ جو انہوں نے اپنے آقایانِ نامدار سے سیکھے۔ اس سلسلہ میں دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ بلکہ ہر دو ایک ہی ترازو کے پلڑے ہیں"

حیرت ہے۔ کہ یہ افترا پردازی اس وقت کی جا رہی ہے۔ جب ہر طرف سے جماعت احمدیہ پر مصائب اور آلام کے پہاڑ گرائے جا رہے اور احمدی کہلانا بہت بڑے دل گردہ اور بہت مضبوط ایمان والے کا کام ہے۔ کیا پیسہ اخبار اس قسم کی کوئی مثال پیش کرسکتا ہے۔ کہ جن لوگوں کو اس قسم کے چکمے دے کر اپنے ساتھ ملایا جائے۔ ورنہ اسی طرح تکالیف اور مصائب اٹھانے کے لئے تیار ہوسکتے ہیں جس طرح آجکل احمدی اٹھا رہے ہیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو اسے ایسی افترا پردازی کرتے ہوئے شرم کرنی چاہیئے تھی۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ احمدیت میں داخل ہونے والوں میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو اپنے رشتہ داروں۔ عزیزوں۔ دوستوں اور اپنے ہم مذہبوں کی طرف سے سخت تکالیف ومصائب کا نشانہ بنائے گئے۔ انہیں گھروں سے نکالا گیا جائدادوں سے بے دخل کیا گیا۔ مارا پیٹا گیا ہر قسم کے دکھ پہنچائے گئے۔ اور پہنچائے جا رہے

مصیبت زدہ مسلمانانِ لاہور کے قلوب پر ہندو پریس کے چرکے

حکومت نے لاہور کے شور و شر کے متعلق عام طور پر حالات شائع کرنے پر پابندیاں عائد کر رکھی ہیں اور ہر خبر سنسر کرانے کے بعد شائع ہوتی ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ ہندو اخبارات میں زخم رسیدہ اور مصیبت زدہ مسلمانوں کا ذکر کھلے بندوں ایسے الفاظ میں کیا جا رہا ہے۔ جو ان کے زخموں پر نمک پاشی سے کم نہیں۔ چنانچہ "پرتاپ" (۲۶ر جولائی) میں ایک خبر بالفاظ ذیل شائع کی گئی ہے:۔

"لاہور ۲۴ر جولائی۔ کل مسلمانوں نے سول نافرمانی کا آغاز کیا تھا۔ اور مسجد شہید گنج کی طرف پانچ پانچ اور چھ چھ والنٹیروں پر مشتمل آٹھ جتھے روانہ کئے۔ جنہیں پولیس نے لنڈا بازار میں داخل ہوتے ہی گرفتار کر لیا۔ اور شام کو سزا دی گئی۔ لیکن آج صبح مسلمانوں کا جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ اور جتھہ بازی ختم ہو گئی۔"

ایسے وقت میں جبکہ حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ کہ مسلمان خاموشی اختیار کر لیں۔ اس قسم کے الفاظ یقیناً ان کے لئے نہایت تکلیف دہ اور اشتعال انگیز ہیں۔ اگر اس انتہائی مصیبت کے وقت ہندو اخبارات مسلمانوں سے کسی قسم کی ہمدردی نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم انہیں رنج پہونچانے سے تو باز رہنا چاہئے۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ تو حکومت کا فرض ہے۔ کہ مسلمانوں کے قلوب پر اس طرح چرکے لگانے کی ہندو اخبارات کو اجازت نہ دے۔

"پرتاپ" نے اسی سلسلہ میں یہ بھی کوشش کی ہے۔ کہ مسلمان جو پہلے ہی کسی ذمہ دار لیڈر کے نہ ہونے کی وجہ سے نہایت پریشانی میں مبتلا ہیں۔ انہیں اور زیادہ پریشان کر دیا جائے۔ چنانچہ اختر علی خاں جنہوں نے نہایت نازک موقع پر آگے بڑھکر ہجوم کو سمجھایا۔ اور جن کے کہنے پر ہجوم نے دہلی دروازہ کو چھوڑنا منظور کیا۔ ان کے متعلق "پرتاپ" لکھتا ہے۔ "اکثر لوگ اختر علی خاں کو گالیاں دے رہے تھے۔ کہ آپ قید نہیں ہوتے۔ بلکہ کھانے کے لئے چندہ مانگتے ہیں اور پردیسیوں کو قید کرا رہے ہیں"۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ "بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ سر میاں فضل حسین کے لئے میدان صاف کیا جا رہا ہے۔ تاکہ احراریوں کو قید کرا یا جائے۔ اور آئندہ انتخابات میں مقابلہ نہ ہو۔ اور منسٹر بن جائیں۔"

ایک ایسی جد و جہد کے متعلق جو عبادت گاہ کی خاطر کی گئی۔ اور جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات وابستہ ہیں۔ اس رنگ میں الزام تراشی نہایت ہی افسوسناک ہے۔

اس کے مقابلہ میں ہندو پریس ان لوگوں کے متعلق مسلمانوں کے جذبات اور خیالات ظاہر کرنے سے بالکل خاموش ہے۔ جو شہید گنج کے قضیہ سے قبل تو اپنے آپ کو آٹھ کروڑ مسلمانوں کے نمائندے اور اسلام کے جاں نثار کہتے تھے۔ لیکن اس موقع پر مسلمانوں کو چھوڑ چھاڑ کر الگ جا کھڑے ہوئے۔ اور باوجود ہر قسم کی منت و سماجت کے سامنے نہ آئے بلکہ مصیبت زدہ مسلمانوں کو مطعون کرنے کے لئے وہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس میں ان کی امداد کر رہا ہے

احراریوں کی انتہائی ستم ظریفی

احراریوں نے یہ دیکھکر کہ کچھ عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و فساد پھیلانے میں عوام نے ان کا ساتھ دیا۔ اور جو بات بھی انہوں نے کہی۔ اسے بغیر سوچے سمجھے اندھا دھند مانتے رہے ہیں۔ ہر اس شخص کے خلاف جو ان کی بدکرداریوں اور غداریوں سے پردہ اٹھانے کی جرأت کرے۔ یہ حربہ چلانا شروع کر دیا ہے۔ کہ وہ قادیانی ہے۔ اور انتہا یہ ہے۔ کہ مولوی ظفر علی جنہیں احراریوں کا جنم داتا کہنا چاہئے۔ اور جن کے دل میں احمدیت کے خلاف سب سے زیادہ بغض بھرا ہوا ہے۔ ان کو اور ان کے بیٹے اختر علی صاحب کو بھی قادیانی کہا جا رہا ہے۔ صرف اس لئے کہ انہوں نے نہایت تنگ آکر احراریوں کے اس تباہ کن رویہ کے خلاف آواز اٹھائی۔ جو انہوں نے مسجد شہید گنج کے متعلق اختیار کیا۔ یہ ستم ظریفی کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے۔

مَتیٰ نَصرُ اللہ

مرے مولا تری نصرت کہاں ہے؟

مظالم ہو رہے ہیں انتہا کے　　جو خوگر وہ تھے تسلیم و رضا کے
ہوئے ہیں وہ بھی قائل بددعا کے　　جگر میں درد ہے لب پر فغاں ہے
مرے مولا تری نصرت کہاں ہے

متیٰ نصرک متیٰ نصرک زباں پر　　نگاہیں جم رہی ہیں آسماں پر
الٰہی رحم چشمِ خونفشاں پر　　کہ اب تو زندگی تک بھی گراں ہے
مرے مولا تری نصرت کہاں ہے

الٰہی آئے ہیں باچشمِ پُرنم　　یہ کہتے ہیں زبانِ عجز سے ہم
ہمیں اپنی مصیبت کا نہیں غم　　مگر خطرے میں تیرا قادیاں ہے
مرے مولا تری نصرت کہاں ہے

جزا کا دن ہے دشمن کو فراموش　　حکومت ہو چکی یارب گراں گوش
رہیگی تیری غیرت بھی جو خاموش　　نتیجہ ایسی حالت کا عیاں ہے
مرے مولا تری نصرت کہاں ہے

زمانہ بھر کی لوحِ مشقِ بیداد　　ہیں اک مدت سے ہم فریاد فریاد
ملے گی کب دلِ ناشاد کی داد　　کہ اب تو لب پہ جانِ ناتواں ہے
مرے مولا تری نصرت کہاں ہے

ہم اعداء میں ہیں ہر جانب سے محصور　　مخالف اپنی شوکت پر ہے مغرور
تیرے خدام لیکن محض مجبور　　مدد یارب کہ وقتِ امتحاں ہے
مرے مولا تری نصرت کہاں ہے

عدو نے ہر طرح ہم کو ستایا　　کبھی لب تک نہ حرفِ شکوہ آیا
کیا ضبط اور نالوں کو دبایا　　مگر اب ضبط بھی دل پر گراں ہے
مرے مولا تری نصرت کہاں ہے

ہمیں تسلیم ہے تو ہے خطاپوش　　خطائیں دیکھ کر رہتا ہے خاموش
مگر جب حد سے بڑھ جائیں خطاکوش　　تو خاموشی میں بندوں کا زیاں ہے
مرے مولا تری نصرت کہاں ہے

جو ظالم ہیں انہیں یارب سزا دے　　ہمارے صبر کی کچھ تو جزا دے
فلک سے آگ برسا کر جلا دے　　اسی پر منحصر امن و اماں ہے
مرے مولا تری نصرت کہاں ہے

ہم اٹھے ہیں تیرا اسلام لے کر　　جہاں کا آخری پیغام لے کر
تیرے پیارے کا پیارا نام لے کر　　مذاقِ دہر پر یہ شے گراں ہے
مرے مولا تری نصرت کہاں ہے

کب آئے گی تری امداد یارب　　کہ گذری حد سے اب بیداد یارب
دلِ تسنیم کو کر شاد یارب　　شب و روز اب یہی وردِ زباں ہے
مرے مولا تری نصرت کہاں ہے

میر اللہ بخش تسنیم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کا قاتلانہ حملہ

احمدی جماعتوں میں جوش اور اضطراب کی زبردست لہر

جماعت احمدیہ بنگلور

۱۳ جولائی ایک عام اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے پاس کی گئیں:۔

(۱) جماعت احمدیہ بنگلور کا یہ اجلاس جماعت احمدیہ کی نہایت محبوب و معزز ہستی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد پر ایک احراری غنڈے کے حملہ پر انتہائی رنج و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور حکومت پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس فتنہ کے انسداد کے لئے جلد سے جلد موثر کارروائی عمل میں لائے۔ اور ملزم کو عبرتناک سزا دلائے۔

(۲) جماعت احمدیہ بنگلور کا یہ اجلاس اس امر کے متعلق اظہار افسوس اور نفرت کرتا ہے کہ ۱۰ ماہ رواں کو بنگلور سٹی مارکیٹ اسکوئر میں چند احراریوں نے جن میں ایک مولوی صاحب بھی تھے۔ ہمارے ایک بھائی سید عبدالرزاق صاحب تاجر پارچہ کو محض اس بنا پر کہ وہ احمدی ہیں۔ دن دہاڑے محصور کر کے اس قدر پیٹا۔ کہ وہ مار کھاتے ہوئے زمین پر گر گئے بھی نہیں۔ اب ان کا کاروبار بند کر دیا گیا ہے۔ اور اپنی دوکان میں انہیں آنے دیا جاتا ہے۔

یہ اجلاس احتجاج کرتے ہوئے میسور گورنمنٹ کے ذمہ وار حکام سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس دردناک واقعہ کے متعلق تفتیش کر کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دے۔ سکرٹری جماعت احمدیہ

جماعت احمدیہ مونگھیر

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک ننگ انسان احراری کی طرف سے حملہ کئے جانے کی خبر کو جماعت نے نہایت دکھ اور تکلیف کے ساتھ پڑھا۔ اور حسب ذیل برقی پیغام ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی خدمت میں روانہ کیا۔

احمدیان مونگھیر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی ذات گرامی پر کسی احراری کی طرف سے حملہ کئے جانے پر نہایت رنج اور غصے کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اسے ضلع گورداسپور کے چند ایک حکام کے دیدہ دانستہ تغافل اور ان کی احراریوں کی شرارتوں سے صریح چشم پوشی پر محمول کرتے ہیں۔ اور یور ایکسیلنسی سے ان حکام کے رویہ کی تحقیقات کرانے کے لئے ایک آزاد کمیشن کے تقرر کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار خلیل احمد حکیم

جماعت احمدیہ کراچی

حسب ذیل تار ہز ایکسیلنسی وائسرائے بہادر، ہز ایکسیلنسی گورنر بہادر پنجاب۔ اور انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو ارسال کی گئی ہے۔

انجمن احمدیہ کراچی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کی طرف سے دن دہاڑے حملہ کئے جانے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ اور برطانوی انصاف کے نام سے اس معاملہ میں فوری تحقیقات کی درخواست کرتے ہیں۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی۔

جماعت احمدیہ لکھنو

مندرجہ ذیل مضمون پر مشتمل تار ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند، ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب اور انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب کو دی گئی ہے۔

جماعت احمدیہ لکھنو بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کے دن دہاڑے حملہ کے خلاف پروٹسٹ کرتی ہے۔ ہم برطانوی عدل و انصاف کے نام پر اپنی دادرسی اور اس معاملہ میں فوری تحقیقات کی درخواست کرتے ہیں۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھنو۔

احمدیہ ایسوسی ایشن میرپور خاص (سندھ)

ایسوسی ایشن کی طرف سے حسب ذیل تار پرائیویٹ سکرٹری صاحب ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی خدمت میں بھیجا گیا۔

احمدیہ ایسوسی ایشن میرپور خاص (سندھ) کو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر قادیان میں ایک احراری کی طرف سے حملہ کئے جانے پر سخت صدمہ پہنچا ہے۔ لہٰذا یہ ایسوسی ایشن حکومت سے فوری کارروائی۔ اور عدل گستری کی درخواست کرتی ہے۔

پریذیڈنٹ احمدیہ ایسوسی ایشن میرپور

نیشنل لیگ سری نگر

نیشنل لیگ سری نگر کا ایک اجلاس انجمن احمدیہ کے مکان پر منعقد ہو کر مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔

۱۔ تمام ممبران نیشنل لیگ سری نگر اپنی محترم اور محبوب ہستی حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے کمینہ اور بزدلانہ حملہ کو انتہائی نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور احراریوں کے بڑھتے ہوئے حوصلوں اور سینہ زوریوں کو حکومت پنجاب کے بعض افسروں کی احرار نوازی اور مجرمانہ خاموشی کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ اور گورنمنٹ انڈیا کے ذمہ وار حکام کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس قسم کی دل آزار اور امن سوز حرکات کا فی الفور انسداد کر کے اپنے روایتی انصاف و عدل کا ثبوت دے۔

۲۔ نیشنل لیگ سری نگر اس حادثہ پر تمام محترم و مقدس افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ انتہائی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے یقین دلاتی ہے۔ کہ ریاست کشمیر کے تمام احمدی اپنے ان مقدس وجودوں کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہانے کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتی ہے۔ اور اپنے مقدس امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم پر والہانہ لبیک اور انتہائی قربانی کرتے ہوئے دل اور جان سے تیار ہے۔ (خاکسار پیرزادہ محمد امین قریشی سیکرٹری نیشنل لیگ)

انجمن احمدیہ سکھر

انجمن احمدیہ سکھر کا ایک غیر معمولی اجلاس مورخہ ۱۲ جولائی منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔ یہ اجلاس حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کرنے والے احراری کے مذموم فعل کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور ہز ایکسیلنسی حضور وائسرائے ہند سے پرزور درخواست کرتا ہے۔ کہ افسران متعلقہ کو پوری پوری تحقیقات کرنے کا حکم نافذ فرمایا جائے اور ان لوگوں کو جو اس دہشت انگیز واقعہ کے ذمہ وار ہیں۔ عبرتناک سزا دلائی جائے۔ خاکسار محمد حسین سکرٹری انجمن احمدیہ

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں کا ایک جلسہ احمدیہ مسجد میں ۱۲ جولائی منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل قراردادیں پیش ہو کر متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

۱۔ اجلاس ہذا کو یہ سن کر حد درجہ رنج ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک ذلیل احراری غنڈہ نے ۸ جولائی کو قاتلانہ حملہ کیا۔ یہ اجلاس مجرم کے اس وحشیانہ اور ہولناک فعل پر اظہار ناراضگی کرتا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی خدمت میں ان کے بال بال بچ جانے پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

۲۔ یہ اجلاس گورنمنٹ کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد اپنی جان۔ مال۔ اولاد۔ عزت و آبرو ایسی پاک اور برگزیدہ شخصیتوں پر قربان کر دینے کو سعادت دارین سمجھتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ فوری طور پر اس معاملہ کی تحقیقات کرلے۔ کیونکہ یہ حملہ احراریوں کی منظم سازش کا نتیجہ ہے۔ اجلاس ہذا توقع کرتا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ بعد تحقیقات قاتلانہ حملہ کرنے والے مجرم اور اس کے دیگر تمام شرکاء کو عبرتناک سزائیں دلائے گی۔

۳۔ اجلاس ہذا حکومت سے استدعا کرتا ہے کہ وہ دور اندیشی اور انصاف پسندی کو مد نظر رکھتے ہوئے موجودہ ذمہ وار حکام ضلع گورداسپور کو جن کی احرار نواز پالیسی قادیان میں احمدیوں پر عرصہ حیات تنگ کر رہی ہے۔ جلد تبدیل کرے اور ان کی جگہ تجربہ کار اور منصف مزاج انگریز افسر مقرر کرے۔ (نامہ نگار)

جماعت احمدیہ سنور

۱۲ جولائی۔ جماعت احمدیہ سنور کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

جماعت احمدیہ سنور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے حملہ کے خلاف سخت نفرت اور حقارت کا اظہار کرتی ہے۔ اور حکومت کو اس کے متعلق فوری کارروائی کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ سکرٹری جماعت احمدیہ سنور)

جماعت احمدیہ ڈیرہ بابانانک

جماعت احمدیہ ڈیرہ بابا نانک کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۲ جولائی مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

یہ اجلاس اس حملہ کے متعلق جو دن دہاڑے ایک کینہ احراری کی طرف سے حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر کیا گیا۔ اپنے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور یہ یقین رکھتے ہوئے۔ کہ یہ حملہ احرار کی طرف سے انتہائی فتنہ و فساد کی غرض سے کرایا گیا ہے۔ گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ اس شرارت اور اشتعال انگیزی کی مکمل اور فوری تحقیقات کر کے اس کے انسداد کے لئے مؤثر تدابیر عمل میں لائے۔

(خاکسار: بشیر محمد سکرٹری تبلیغ)

انجمن احمدیہ سیدوالہ

انجمن احمدیہ سیدوالہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۹ جولائی میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کیں۔

۱۔ انجمن احمدیہ سیدوالہ کا یہ اجلاس ایک احراری غنڈے کے اس فعل کو کہ اس نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا۔ نہایت نفرت اور غصہ

کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور مؤدبانہ طور پر گورنمنٹ کو توجہ دلاتا ہے کہ چونکہ تمام جماعت احمدیہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھتی ہے۔ اس لئے وہ اس مقدس خاندان کے کسی فرد پر حملہ کئے جانے کو خاموشی سے برداشت نہیں کر سکتی۔

۲۔ یہ اجلاس حکومت سے پرزور درخواست کرتا ہے کہ اس سازش کے محرکوں کا سراغ لگانے کے لئے فوری تحقیقات کرے۔ اور مجرموں کو قرار واقعی سزائیں دلائے۔ خاکسار: نور محمد پریذیڈنٹ

جماعت احمدیہ ترنگ زئی

جماعت احمدیہ ترنگ زئی کا ایک غیر معمولی جلسہ ۱۲ جولائی منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔ جن کی نقول ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند۔ ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بہادر پنجاب اور انسپکٹر جنرل بہادر پنجاب کو بذریعہ تار ارسال کی گئیں۔

انجمن احمدیہ ترنگ زئی ڈ چارسدہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ اور احراریوں کی امن سوز کارروائیوں کو خوف سے دیکھ رہی ہے۔ بعض افسران ضلع کا رویہ بہت ہی قابل اعتراض ہے۔ غیر جانب دار کمیشن کے ذریعہ تحقیقات کی پرزور استدعا کی جاتی ہے۔ خاکسار: محمد عمر سکرٹری

جماعت احمدیہ مڈھ رانجھہ

جماعت احمدیہ مڈھ رانجھہ کے ایک غیر معمولی اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ مڈھ رانجھہ کا یہ اجلاس اس امر کے متعلق نہایت افسوس اور بے چینی کا اظہار کرتا ہے۔ کہ ایک بدبخت احراری نے ہمارے سید و آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت جگر اور جماعت احمدیہ کی محبوب ترین اور قابل صد احترام ہستی یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سلمہ الرحمٰن پر راہ چلتے ہوئے لاٹھی سے وحشیانہ اور قاتلانہ حملہ کیا۔ اس الم ناک واقعہ کے اثر سے ہر احمدی کا دل شدید مجروح اور بے حد مضطرب ہے۔ اور اس ناپاک فعل کو سخت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور احراریوں کے پرفتنہ و فساد رویہ کی جو انہوں نے قادیان دارالامان میں اختیار کر رکھا ہے۔ پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

۲۔ ہم حکومت پنجاب کی توجہ اس نہایت شرمناک جرم کی طرف مبذول کراتے ہوئے پرامن طریق سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ اس معاملہ میں فوری اور مؤثر تدابیر عمل میں لائے اور احراریوں کی فتنہ پردازی کے انسداد کی طرف متوجہ ہو۔

۳۔ یہ اجلاس "حضرت ام المومنین، حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز" حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں اس تکلیف پر دلی ہمدردی اور رنج کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مقدس ہستیوں کو اپنے حفظ و امن میں رکھے

نیز یہ اجلاس اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ جماعت احمدیہ تمام خاندان نبوت کیلئے ہر ممکن قربانی کرنے کو تیار ہے۔ (خاکسار: بشیر الدین احمد مڈھ رانجھہ)

انجمن احمدیہ ملود

۱۲ جولائی۔ انجمن احمدیہ ملود ضلع لدھیانہ نے ایک اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا یہ جلسہ ایک احراری غنڈہ کے اس کمینہ اور بزدلانہ حملہ کو جو اس نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک گہری سازش کے ماتحت کیا۔ نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور گورنمنٹ سے استدعا کرتا ہے کہ برطانوی رعایات کو قائم رکھتے ہوئے اس قسم کے فتنوں کا کلی طور پر انسداد کرے۔ خاکسار: [illegible] خان۔

واقعاتِ عالم پر نظر

۱۔ احراری سازش اور مسلمان (۲) حبشہ میں جوش ۳۔ اخبار سٹیٹسمین کی فروگذاشت

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

سید حبیب مالک اخبار سیاست اگرچہ سلسلہ احمدیہ کے سخت مخالف ہیں۔ اور اپنی رائے کے اظہار اور ہمارے خلاف قلم کو ہیجان بھر جنبش دینے میں وہ کسی سے پیچھے نہیں۔ مگر اللہ تعالےٰ نے ان کو ایسا قلب دیا ہے۔ جس میں مسلمان قوم کا درد اور خدا کا خوف ہے۔ مسلمانوں کی بدقسمت قوم کی نسبت ایک ہندو لیڈر کا قول ہے۔ کہ "ان کے عوام اچھے ہیں۔ مگر لیڈر خراب ہیں" اور یہ رائے ان تمام شورشوں اور تحریکات کے باعث معرض وجود میں آئی ہے۔ جنہیں مسلمانوں نے مطلب پرست غلامان سیم وزر ہنگامی لیڈروں کی پیروی کرکے نقصان اور شماتت ہمسایہ برداشت کرتے ہوئے چھلانگ لگائی۔ دورِ حاضرہ میں اگر کوئی منظم قابل تعریف اور کامیاب سیاسی کام مسلمان نمائندوں نے کئے۔ تو سائمن کمیشن کے سامنے شہادت اور راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں اپنے نقطۂ نظر کو پیش کرنا تھا۔ کشمیر کمیٹی کے کام کی پہلی منزل بھی دنیا کو حیران کرنے والی تھی۔ کیونکہ ہم کو علم ہے۔ کہ برطانوی دفتر خارجہ کے پاس دنیا کے ہر ملک سے برطانوی سیاسی نمائندوں کے ذریعہ استفسار ہوتے تھے۔ کہ "یہ کشمیر کا کیا معاملہ ہے" کیونکہ یہ کام ایک ایسے مرکز کے زیرِ نگرانی ہو رہا تھا۔ جس کی آواز فوراً ایک ہفتہ کے اندر کل دنیا میں پھیل سکتی ہے۔ مسلمانوں کی اس حیرت انگیز غیر معمولی تنظیم اور رہنمائی نے قوم کے دشمنوں کو فکر میں ڈال دیا۔ اور آخر "چند درہم لیکر یوسف کو فروخت کرنے والا" اور "کھوٹے ٹکوں پر مسیح کو یہودیوں کے حوالہ کرنے والا" گروہ میدانِ عمل میں لایا گیا۔ ان دشمنانِ دین و ایمان نے مسلمانوں کو تباہ کرنا شروع کیا۔ مگر بھولی قوم نے ان کو لیڈر سمجھا۔

لاہور کے سید حبیب اور دہلی کے خواجہ نے متنبہ کیا۔ مگر بھک سے اڑنے والے مادہ میں چنگاری ڈال کر تماشا دیکھنے والی جماعت احرار نام کا دوپٹہ اوڑھکر جلتے ہوئے گھر کو لوٹنے اور لٹانے میں مصروف رہی۔ اور نوبت یہاں تک پہونچی۔ کہ آنے والی کونسلوں میں جانے اور مسلمانوں کے دیرینہ دشمنوں کو تقویت دینے کی خاطر مرکزِ احمدیت پر حملہ کیا تا ایک طرف کوتاہ اندیش حکومت کو کمزور کریں۔ دوسری طرف مسلمانوں کے عوام میں مذہبی جوش پیدا کرکے تحصیل زر وحصول مدعا کریں۔ اسی جدوجہد کے سلسلہ میں معلوم ہوتا ہے۔ یہ منصوبہ کیا گیا۔ کہ انتخاب سے قبل شہید گنج کی مسجد شہید کردی جائے۔ تا اسلامی اکثریت اور جدید اصلاحات کے ماتحت اسلامی با اثر آواز اٹھنے سے قبل اس کا فیصلہ ہو جائے۔ اُف! یہ غداری دنیا کے سامنے۔ ۸ کروڑ کی نمائندگی کی ڈینگ اور ۸ کروڑ کے جذبات سے یہ کھیل۔ اس مصیبت کبریٰ میں مولوی ظفر علی تو احرار کی قساوت قلبی اور غداری سے متاثر ہو کر سید حبیب کے ساتھ ہو لئے۔ مگر جامع مسجد راولپنڈی کو ناپاک کرنے والے عطاء اللہ۔ "رسالہ متعہ" کے مصنف مظہر اور ہوشیار پوری راجپوت افضل حق اور ان کے ہمنوا مسلمانوں کا ساتھ نہ دے سکے۔ اور احرار بھون سے باہر نہ نکلے۔ نکلے تو محض دکھانے چڑانے اور بہانے بنانے کے لئے۔ مسلمانو! سید حبیب نے ان کی نسبت جو لکھا۔ وہ حرف بحرف صحیح ہے۔ غور کرو۔ تمہارے حقیقی ہمدرد سیاست نے کیا لکھا تھا:۔

"جماعت احرار دراصل اشرار کی ایک جماعت ہے۔ جس کے زہریلے پراپیگنڈے سے خود محفوظ رہنا اور ہر مسلمان کو محفوظ رہنے کا مشورہ دینا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس لئے کہ یہ وہ جماعت ہے۔ کہ جس نے مسلمانوں کے سات آٹھ لاکھ روپے کشمیر کے نام سے وصول کرکے برباد کر دیئے۔ ہندوؤں نے اپنے ہم مذہب نام نہاد مظلوموں کی امداد کے لئے روپیہ بھیجا۔ مگر مسلمانوں کا احرار نے کئی لاکھ روپے ڈکار لئے۔ اور مظلومین کشمیر کو ایک پیسہ بھی نہیں دیا۔" (سیاست ۳ / اپریل ۱۹۳۳ء)

(۲)

ہر حیوان کے جسم میں جان اور جان میں ایک آن ہے۔ اور ایسا ہوتا ہے۔ کہ یہ آن ایک آن میں ہر جان کو ہر چیز قربان کرنے پر آمادہ کر دیتی ہے۔ ابی سینیا کے بادشاہ کو غیرت آگئی ہے۔ وہ سفید گھوڑے پر سوار ہو کر ابی سینیا کی روایات کے مطابق اپنی سپاہ کی قیادت کرینگے۔ اطالیہ کے فوجی قبضہ و اقتدار کا مقابلہ کرینگے۔ ان کا دشوار گذار ملک ان کی سطح مرتفع ان کی مضر صحت آب و ہوا ان کا ساتھ دے گی فرشتہ گرما نے اطالوی سپاہ کی ۱۰ روزانہ قربانیاں ابھی سے لینا شروع کردی ہیں۔ اور ۲۳ ہزار سفید اطالوی کاریگروں میں سے ۳ ہزار بیمار ہو کر واپس چلے گئے ہیں۔ اور ۹۴ دیگر خندان اٹلی کو مراجعت کر گئے ہیں۔ مسولینی ابی سینیا کے سوال کو سفید یورپ اور رنگدار اقوام کا سوال بنانا چاہتا ہے۔ اور اپنی کوتاہ نظری اور حرص کے بڑھتے ہوئے مرض کے باعث ایسے جوش کا اظہار کر رہا ہے۔ جس نے جاپان کے خون میں جوش پیدا کر دیا ہے اگرچہ جاپانی سفیر متعینہ روم نے اپنی حکومت کی غیر جانبداری کا اعلان کیا۔ مگر جاپانی قوم ابی سینیا سے اپنی جدید رشتہ داری کی بناء پر ہمدردی رکھتی ہے۔ رسائل و پوسٹر شائع کرکے ملک کو اٹلی کی وحشیانہ روش کے خلاف تیار اور حبشہ کو مدد دینے پر آمادہ کیا جا رہا ہے۔ جاپان کے جذبات کل ایشیاء افریقہ کے جذبات کی ترجمانی ہے۔ اٹلی کو معلوم ہے۔ کہ حبشہ میں جوش ہے حبشہ کے حلفاء ہیں۔ سامان حرب جاپان سے آرہا ہے۔ انگریزی آنکھیں اگر بدل رہیں۔ اور کنزرویٹو حکومت نے اگر اپنے مفاد کی حفاظت ضروری سمجھی۔ تو کل افریقہ اور مسلمان دنیا اور ایشیا اور وسطی یورپ کی دلی ہمدردی اور بعض حالتوں میں عملی مدد حبش کے ساتھ ہوگی:۔

(۳)

ہم کو ازحد افسوس ہے۔ کہ باوجود صدی سے بڑھکر حکومت کا زمانہ ہوجانے مسلمانوں کے لٹریچر۔ مسلمانوں کی تاریخ مسلمانوں کے مذہب۔ مسلمانوں کے تمدن سے واقفیت کے متعلق بعض انگریز اب تک ایسی قابل رحم ناواقفیت کا اظہار کرتے ہیں۔ جسے دیکھ کر شرم آجاتی ہے۔ اگر ناواقف غیر تعلیم یافتہ لنڈن ٹرام کنڈکٹر جو بطور "ٹامی" ہندوستان میں رہا ہم کو سبز عمامہ پہنے دیکھکر "السّلام علیکم" کی بجائے "رام رام" کہدے۔ تو خیر۔ مگر جب سٹیٹسمین جیسا باوقار معزز باخبر اوّل درجہ کا ہندوستانی کے دارالحکومت سے شائع ہونے والا اخبار ایسا مضمون شائع کرے۔ جس کا ماحصل ہو کہ "قرآن کے مظالم سے فنِ تصویر پر بھی ہاتھ پھیرا۔" اور "قرآن عورتوں کے حقوق اور دیگر اصلاحات کا حامی نہ تھا۔ مگر مصطفےٰ کمال نے قرآن کی حکومت سے آزاد ہو کر اصلاحات کیں وغیرہ"۔ تو بہت رنج ہوتا ہے۔ یا تو یہ ہے۔ کہ غفلت بڑھ گئی ہے۔ قومی مفاد کا خیال نہیں رہا یا پھر مسلمانوں کے جذبات کو قابلِ احترام نہیں سمجھا جاتا۔

ہم امید کرتے ہیں۔ کہ سٹیٹسمین کے ذمہ دار مالک سٹیٹسمین ثابت ہوں گے۔ اور دل آزار مضامین خواہ وہ غیر زبان کے مضامین کا اقتباس ہوں۔ اپنے اخبار میں شائع نہ ہونے دیں گے۔

ہمیں یاد ہے۔ کہ ایک مرتبہ "سر ہیو کلفرڈ" گورنر نائیجیریا نے لنڈن میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔ *I have abolished barbarious punishments recommended by Mohammad.* میں نے محمد رسول اللہ کی سفارش کردہ وحشی سزاؤں کو منسوخ کر دیا ہے ہم نے ذاتی تجربہ و معائنہ کی بناء پر ان کے کام کی تعریف کی۔ مگر اس فقرہ پر صدائے احتجاج بلند کی۔ گورنر نے معافی مانگی۔ الفاظ واپس لئے اور انگریز حکمران کا نمونہ دکھایا:۔

کیا سکھ یہ سنہری موقعہ کھو دیں گے؟

از جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان

شہید گنج کی مسجد کا قضیہ آج کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات مذہبی رنگ میں ہمیشہ اچھے رہے ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں توحید پرست اقوام ہیں۔ سکھوں اور مسلمانوں کی سیاسی جنگیں تو ہوئی ہیں۔ مگر سکھوں اور مسلمانوں کی آج تک مذہبی جنگ کوئی نہیں ہوئی۔ خدا کرے آئندہ بھی یہ اقوام مذہبی جنگ سے محفوظ رہیں۔ میں مانتا ہوں۔ کہ وہ قانون جو انسان کا بنایا ہوا ہے۔ اس کی رو سے شہید گنج کی مسجد پر سکھوں کا حق تھا۔ مگر ایک خدا کا بھی بنایا ہوا قانون ہے۔ وہ کیا ہے اخلاق۔ اخلاقی رنگ میں اگر سکھ دوست یہ مسجد مسلمانوں کے حوالے کر دیتے۔ تو یقیناً وہ مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے اپنا گرویدہ بنا سکتے تھے۔ اگر اوروں کے قبضہ میں سینکڑوں سالوں کے آئے ہوئے گوردواروں کو حاصل کرنے کے لئے سکھ صاحبان میں ایک قدرتی خواہش ہے تو اس صورت میں اگر مسلمانوں کے دلوں میں بھی یہ خواہش پیدا ہو۔ کہ ان کی مسجد انہیں مل سکے۔ تو یہ ایک قدرتی جذبہ ہے۔ اور اخلاق اس امر کا تقاضا کرتا تھا۔ کہ مسلمانوں کی اس قدرتی خواہش کو پورا کرنے کے لئے سکھ مسلمانوں کے مددگار بنتے۔ اور مستقبل میں اس کے نتائج نہایت شاندار نکلتے۔ ایک یا دوسری وجہ سے اگر ہماری نظروں کی وسعت محدود ہو چکی تھی۔ تو کم از کم ہمیں اپنے بزرگانِ اسلاف سے ہی کچھ سبق حاصل کرنا چاہیئے تھا۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ سمت ۱۶۳۲ بکرمی میں اکبر بادشاہ لاہور کو جاتا ہوا۔ گورو امرداس جی سے ملا۔ تو موضع سلطان ونڈ اور تنگ وغیرہ کے نواح کی ۲۰ ہزار بیگھہ زمین اور معقول نقدی گورو صاحب کی نذر کی۔ اور زمین کی سند معافی لکھ دی۔ پھر شہنشاہ اکبر نے گورو صاحب اور ان کے مریدوں کے لئے محصول راہ داری معاف کر دیا۔ اور

باؤلی بنوا دی۔ پھر شری گورو ارجن دیو جی مہاراج نے جب شری دربار صاحب امرتسر کی تعمیر شروع کی۔ تو اس کے بنیادی پتھر رکھنے کے لئے حضرت میاں میر علیہ الرحمۃ کے دست مبارک کو ترجیح دی۔ اور گورو صاحب موصوف حضرت میاں میر رحمت اللہ علیہ پر اس قدر حسن ظن تھے۔ کہ جب معمار نے ان کے بابرکت ہاتھ کا رکھا ہوا پتھر کچھ سرکا دیا۔ تو گورو صاحب نے آہ سرد بھر کر معمار سے کہا۔ تم نے برا کیا کہ ایک مقدس ہاتھوں کا رکھا ہوا پتھر سرکا دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ گوردوارہ ایک دفعہ گرے گا۔ اور پھر دوبارہ بنے گا۔ چنانچہ بعد میں ایسا ہی ہوا۔ ذرا غور کیجئے کہ یہ سکھوں اور مسلمانوں کے تحسن تعلقات کا کیا روح پرور نظارہ ہے۔

پھر اور آگے چلئے سکھوں کے چھٹے گورو شری ہرگوبند جی مہاراج کے تعلقات زیادہ تر مسلم فقراء سے ہی تھے۔ مثلاً حضرت میاں میر رح شیخ جان محمد رح۔ شیخ محمد اسمٰعیل رح۔ شیخ کرم اللہ رح وغیرہ۔ پھر شری ہرگوبند سنگھ جی مہاراج نے اپنے گاؤں ہرگوبندپور میں مسلمانوں کے لئے ایک مسجد اپنی گرہ سے روپیہ خرچ کر کے بنوائی۔ یہ اتحاد کا کیسا خوشکن اور دلربا نظارہ ہے۔ شری ہرگوبند جی مہاراج کے سامنے یہ ماٹو تھا ؎

دیو لا مسیت سوئی پوجہ و نماز اوئی
دو سراز بھید کوئی بھول بھرم مانیو

جب سکھوں کے واجب الاحترام گورو اپنی گرہ سے روپیہ خرچ کر کے مسلمانوں کے لئے مسجد بنوا سکتے ہیں۔ تو کیا ان کے نام لیوا اتنا بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کہ مسلمانوں کی اپنی مسجد جو ایک یا دوسری وجہ سے ان کے قبضہ میں جا چکی تھی مسلمانوں کے حوالے کر دیتے۔

جب سات پہاڑی راجاؤں یعنی راجہ بھیم چند۔ کرپال چند۔ کیسری چند۔ سکھ دیو۔ ہری چند۔ پرتھی چند اور فتح چند نے متفق ہو کر شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج پر حملہ کیا۔ تو اس وقت گورو صاحب کے کام کون آیا۔ سید بدھن شاہ ساڈھوروی جنہوں نے دو ہزار پیادہ فوج اپنے لختِ جگر کے زیر کمان گورو صاحب کی مدد کے لئے بھیجی۔ سید بدھن شاہ کا لڑکا اسی لڑائی میں کام آیا۔ ان واقعات کی موجودگی میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ گذشتہ ایام میں مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات خوشگوار نہ تھے۔ اب ذرا اور آگے چلئے جب گورو صاحب چمکور کے قلعہ سے نکل کر ماچھی واڑہ میں اپنے مرید گلابہ مسند سو کے پاس پناہ لینے کے لئے پہنچے۔ تو اس شخص نے جو گورو صاحب کے ٹکڑوں پر ہی پلا تھا۔ پناہ دینے سے انکار کر دیا۔ ایسے نازک وقت میں کون پناہ دیتا ہے قاضی پیر محمد اور نبی اور غنی خاں پٹھان۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے ؎

دوست آں باشد کہ گیرد دستِ دوست
در پریشاں حالی و درماندگی

پھر جب دلیر خاں سپہ سالار کے جاسوس ماچھی واڑہ میں پہنچتے ہیں۔ اور نبی اور غنی خاں سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ گورو گوبند سنگھ آپ کے ہاں پناہ گزیں ہیں انہیں ہمارے سپرد کر دیا جائے۔ تو یہ دونوں شریف پٹھان اس سے کہتے ہیں۔ کہ یہ ہمارے پیر ہیں۔ اس پر دلیر خاں ان کے پیر سے ملنے کی خواہش کرتا ہے۔ تو یہ دونوں پٹھان بھائی گورو صاحب کی پالکی کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر سات میل کے فاصلہ پر لے جاتے ہیں۔ گو اس وقت گورو صاحب نے اپنا حلیہ بدلا ہوا تھا۔ مگر حلیہ بدلنے میں شکل و شباہت میں چنداں فرق نہیں آسکتا۔ دلیر خاں نے فوراً پہچان لیا۔ کہ یہ گورو صاحب ہیں۔ مگر انہوں نے جب یہ دیکھا۔ کہ چند شریف مسلمان گورو صاحب کے طرفدار ہیں۔ تو انہوں نے چشم پوشی اور درگذر کو ترجیح دی۔ اس سے بھی انکار نہیں ہوسکتا۔ کہ خود گورو صاحب کا دل بھی صاف تھا۔ اور مسلمانوں کے تعلقات گورو صاحب کے ساتھ بہت اچھے تھے۔ چنانچہ ان کی باڈی گارڈ میں پٹھان تھے۔

ناندیڑ جو حضور نظام کے علاقہ میں ہے۔ وہاں سکھوں کا ایک بڑا گوردوارہ ابچل نگر یا حضور صاحب کے نام سے ہے اعلیٰ حضرت حضور نظام کی طرف سے اس گوردوارہ کے ساتھ پچاس ہزار کی جاگیر ہے۔ جو اس وقت کے لحاظ سے دو اڑھائی لاکھ سالانہ سے کم نہ ہوگی۔ حال ہی میں ماچھی واڑہ میں جب گوردوارہ بنانے کے لئے سکھوں کو زمین کی ضرورت پڑی۔ تو وہاں کے غریب مسلمانوں نے انشراح صدر سے گوردوارہ کے لئے زمین مفت دے دی۔ دراصل اگر غور کیا جائے تو معبد سب کے لئے یکساں قابل احترام ہوتے ہیں۔ سکھوں کے لئے ابھی وقت ہے۔ کہ وہ اپنے طرز پر نظر ثانی فرمائیں۔ اگر وہ شہید گنج کے ساتھ کی مسجد مسلمانوں کے حوالہ کر سکیں تو وہ مسلمانوں کو جو بہترین شکرگزار قوم ہے ہمیشہ کے لئے گرویدہ بنا سکیں گے۔ اور یقیناً اس کا نتیجہ ہر دو اقوام کے لئے بہت بابرکت ہوگا۔ جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ ہوسکتا ہے۔ کہ قانونی رنگ میں سکھ حق بجانب ہوں۔ مگر اس قانون سے بالا ایک اور خدائی قانون ہے۔ جس کا نام خلق ہے۔ اور آخر اخلاقی لحاظ سے بحیثیت ہمسایہ ہونے کے ایک دوسرے پر حق ہوتا ہے۔ اور میں تو یہ کہوں گا۔ کہ کسی کو گرویدہ بنانے کے لئے اصل چیز اخلاق ہی ہے۔ اگر قانونی آڑ میں اگر کسی کے ساتھ نیکی کی تو کیا کی۔ وہ تو امر مجبوری ہے۔ نیکی وہی ہے۔ جو اخلاقی رنگ میں کی جائے۔ اخلاق ہی تو دشمن کو دوست بنا سکتا ہے۔ اور اخلاق ہی مختلف اقوام کے رشتۂ اتحاد کی بنیادیں مضبوط کر سکتا ہے۔ شیخ سعدی رح کا یہ قول اپنے اندر ایک حقیقت رکھتا ہے۔ کہ ؎

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

اعلان تحریک قرضہ

ساٹھ ہزار

ماہ جولائی کے قرعہ میں ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ کا نام نکلا ہے۔ ان کو روپیہ بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

فرزند علی عفی اللہ عنہ ناظر امور عامہ قادیان

ریلوے کی ملازمتوں کے متعلق اعلان

ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے حسب ذیل اطلاع شائع ہوئی ہے۔ جو احباب کے فائدہ کے لئے اخبار الفضل میں درج کی جاتی ہے۔

(۱) والٹن ٹریننگ سکول نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور چھاؤنی میں داخلہ کے لئے ایسے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ جن کو بطور سٹیشن ماسٹر اور کمرشل گروپ سٹوڈنٹس کورس کی ٹریننگ دی جائے گی۔ یہ کورس ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء سے شروع ہوگا۔

(۲) سٹیشن ماسٹر گروپ سٹوڈنٹ کے لئے ۲۷ آسامیاں خالی ہیں۔ اور کمرشل گروپ سٹوڈنٹس کے لئے ۲۵ آسامیاں خالی ہیں۔ ان آسامیوں میں سے بعض آسامیاں جیسا کہ نیچے کے نقشہ سے ظاہر ہوگا مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کے لئے مخصوص کر دی جائیں گی۔ بشرطیکہ سیلیکشن بورڈ کے نزدیک ایسی قوموں کے امیدوار کم سے کم قابلیت جو ان ملازمتوں کے لئے ضروری ہے۔ رکھتے ہوں۔

	سٹیشن ماسٹر گروپ سٹوڈنٹس	کمرشل گروپ سٹوڈنٹس
مسلم	۱۵ + ۲	۱۵
اینگلو انڈین اور یورپین	۱	۱
دوسری اقلیتیں یعنی ہندوستانی عیسائی پارسی اور سکھ	۲	۲

(۳) امیدواروں کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ کسی مسلمہ یونیورسٹی کے میٹریکولیشن یا اس کے برابر کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کرنے کے سرٹیفکیٹ رکھتے ہوں۔ اور ان کی عمر تاریخ داخلہ کے وقت یعنی ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء کو ۱۸ سال سے کم نہ ہو۔ اور ۲۱ سال سے زیادہ نہ ہو۔ وہ امیدواران جو کہ سکول لیونگ کا سرٹیفکیٹ رکھتے ہوں۔ یا تھرڈ ڈویژن میں پاس شدہ ہوں۔ انتخاب میں نہیں آسکیں گے۔

(۴) درخواستیں امیدواروں کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی مقررہ فارموں پر ہونی چاہئیں فارمیں ایک روپیہ ادا کرنے سے علاوہ دہلی اور لاہور کے باقی ڈویژنل سپرنٹنڈنٹس کے ہیڈ کوارٹرز سے مل سکیں گی۔ نیز مندرجہ ذیل مقامات کے سٹیشنوں سے بھی حاصل کی جاسکتی ہیں۔ دہلی۔ نئی دہلی۔ پٹیالہ۔ رہتک۔ انبالہ چھاؤنی۔ غازی آباد۔ شملہ۔ بھٹنڈہ۔ کرنال۔ سہارنپور۔ راجپوتانہ۔ لدھیانہ۔ مظفر گڑھ۔ میرٹھ۔ فیروز پور چھاؤنی۔ لاہور۔ امرتسر۔ گوجرانوالہ۔ قصور۔ جالندھر شہر۔ وزیر آباد۔ سیالکوٹ۔ راولپنڈی۔ نوشہرہ۔ جہلم۔ ملکوال۔ کیمبل پور۔ کندیاں۔ پشاور چھاؤنی۔ لالہ موسیٰ۔ بھکر۔ کالا باغ۔ کوہاٹ چھاؤنی۔ سانگلہ ہل۔ قلعہ شیخوپورہ۔ ننکانہ صاحب۔ چڑانوالہ۔ ٹنڈلیانوالہ۔ شورکوٹ روڈ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گوجرہ۔ چک جھمرہ۔ چوہڑ کانہ۔ لودہراں۔ ملتان شہر۔ ملتان چھاؤنی۔ شیر شاہ۔ سماسٹہ۔ بہاولپور ویسٹ۔ ڈیرہ نواب۔ لیہ۔ محمود کوٹ۔ منٹگمری۔ چیچہ وطنی روڈ۔ حافظ آباد۔ اکال گڑھ۔ خانیوال۔ لائل پور۔ میاں چنوں۔ کراچی شہر۔ کراچی چھاؤنی۔ کوٹڑی۔ حیدر آباد۔ نواب شاہ۔ پڈیدان۔ روہڑی۔ سکھر۔ خانپور۔ دادو۔ لاڑکانہ۔ شیخوپورہ۔ جیکب آباد۔ کیماڑی۔ کوئٹہ۔ ہر فارم کے ساتھ ایک مطبوعہ کور جس پر پتہ لکھا ہوا ہوگا مفت دیا جائے گا۔ فارمیں امیدواروں کو پُر کرنا ہوں گی۔ اور بذریعہ ڈاک رجسٹر کر دی) معہ مصدقہ نقول سرٹیفکیٹس متعلق کیریکٹر۔ تعلیم اور ورزشی کھیلوں میں مہارت۔ متعلقہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کے دفتر میں ۳ اگست ۱۹۳۵ء تک بھجوانا ہوں گی۔

(۵) مندرجہ بالا جائز ذرائع کے علاوہ اور کوئی ذریعہ امداد حاصل کرنے کا اختیار کرنے پر امیدوار کی درخواست پر غور نہیں کیا جائیگا۔

(۶) ٹریننگ سکول میں داخلہ کے لئے آخری انتخاب سنٹرل سیلیکشن بورڈ لاہور میں کرے گا۔ اس سے قبل منتخبہ امیدواروں سے ڈویژن کے ہیڈ کوارٹرز میں ڈویژنل سیلیکشن بورڈ ۲۲ اگست ۱۹۳۵ء کو دس بجے انٹرویو کرینگے۔ ایسے امیدواروں کو اپنے خرچ پر سفر کرنا ہوگا۔ علاوہ درخواست ہائے منتخبہ کے باقی درخواستیں فائل کر دی جائیں گی۔ اور کوئی خط و کتابت اس کے متعلق نہیں کی جائے گی۔ جو امیدواران ڈویژنل سیلیکشن بورڈ کے انتخاب میں آجائیں گے۔ ان کو مقررہ میڈیکل ٹسٹ پاس کرنا ہوگا۔ اور مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۳۵ء کو ہیڈ کوارٹرز آفس نارتھ ویسٹرن ریلوے واقعہ ایمپرس روڈ لاہور میں ۹ بجے سنٹرل سیلیکشن بورڈ کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔ اس غرض کے لئے ایسے امیدواروں کے نام فری پاس جاری کئے جائیں گے۔

(۷) ایسے امیدواران جو سنٹرل سیلیکشن بورڈ کے آخری انتخاب میں آجائیں گے۔ ٹریننگ سکول میں بشرط ادائیگی مندرجہ ذیل رقوم داخل کرلئے جائیں گے۔ سیکورٹی کی ضبطی یا واپسی کے متعلق قواعد کا علم اسٹامپ معاہدہ سے ہوگا۔ جو کہ سکول میں داخلہ کے وقت ہر امیدوار کو لکھ کر دینا ہوگا۔

سیکورٹی ڈیپازٹ	۳۰-۰-۰
قیمت کاغذ اسٹامپ	۱-۰-۰
برائے معاہدہ حسن سیکورٹی	۱۰-۰-۰
	۴۱-۰-۰

ٹریننگ کورس قریباً دس ماہ کا ہوگا۔ اس عرصہ میں امیدواروں کو ۲۰ روپیہ ماہوار الاؤنس دیا جائے گا جس میں سے ۱۲ روپے ۸ آنے کھانے کا خرچ وضع کر لیا جائیگا۔ ٹریننگ کے آخر پر امیدواران کا ٹرانسپورٹس ٹیلیگرافی کوچنگ اور دوسرے مضامین میں امتحان لیا جائے گا۔ اور جو امیدوار اس امتحان میں پاس ہوں گے۔ اور سروس میں رکھے جائیں گے۔ ان کو سٹیشنوں پر مزید ایک ماہ ٹریننگ دی جائے گی۔ اور اس عرصہ میں بھی ان کو ۲۰ روپیہ ماہوار الاؤنس دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں یہ بات نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ ریلوے سروس کی گارنٹی نہیں کی جاسکتی۔ وہ امیدوار جو سروس میں رکھے جائیں گے۔ ان کا تقرر ۴۰ روپیہ ماہوار پر ۴۰-۵-۵۰-۲/۵-۶۰ کے گریڈ میں ہوگا۔ اور اس ریلوے کے ہر ڈویژن میں ان کو مقرر کیا جاسکے گا۔ ناظر امور عامہ

والٹن ٹریننگ سکول لاہور میں داخلہ

معلوم ہوا ہے کہ والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی میں داخلہ کے لئے ایسے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء سے وہاں Permanent Way Apprentices کے طور پر کام سیکھنا چاہیں۔ کل آسامیوں کی تعداد دس ہے جن میں سے چھ اسامیاں مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں۔ شرائط داخلہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) امیدوار کی صحت عمدہ ہو۔

(۲) امیدوار کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس نے میٹرک امتحان کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہوا ہو یا اس کے ہم رتبہ کوئی اور امتحان گورنمنٹ کی کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا یا جونیئر کیمبرج یا انجینئرنگ کالج لاہور کا امتحان ڈپلومہ پاس ہو۔

(۳) ہیڈ ماسٹر یا کالج کے پرنسپل کی طرف سے عمدہ چال چلن اور کھیلوں کے متعلق اگر امیدوار نے ان میں حصہ لیا ہو۔ تصدیقی سرٹیفکیٹس پیش ہونے چاہئیں۔

(۴) وہ امیدوار نہیں لئے جائیں گے۔ جنہوں نے سکول لیونگ سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہو۔ یا جو امتحان میٹریکولیشن میں تھرڈ ڈویژن میں پاس ہوئے ہوں۔

(۵) امیدوار کی عمر ۱۶ ستمبر ۱۹۳۵ء کو ۱۷ سال سے کم اور ۲۱ سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔

(۶) درخواست فارم مقررہ پر امیدوار کو اپنے ہاتھ سے لکھنی چاہیئے۔ یہ فارم ایک روپیہ بھیج کر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ (باستثناء دہلی اور لاہور) کے ہیڈ کوارٹرز سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(۷) یہ درخواستیں (فارم مقررہ پر) بذریعہ ڈاک ۲۹ جولائی ۱۹۳۵ء تک ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کے

وصیتیں

نمبر ۴۳۵۲:- منکہ بشیر احمد شاہ ولد سید گل حسن شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر چھبیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنجوڑیاں ڈاک خانہ کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۲/۴/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری آمد ۳۴ روپیہ ماہوار ہے تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

فقط المرقوم۔ بشیر احمد ۲۲/۴/۳۵

العبد:- سید بشیر احمد معرفت برج انسپکٹر صاحب میرپور کی ڈاک خانہ خاص ضلع دادو علاقہ سندھ

گواہ شد:- قریشی محمد صالح مبلغ سندھ سکونتی محلہ دارالرحمت قادیان۔

گواہ شد:- عبد الحکیم احمدی سوداگر چرم دادو سندھ

نمبر ۴۳۱۴:- منکہ غلام نبی پنشنر حوالدار ولد محمدی قوم کشمیری میر پیشہ ملازمت و پنشن عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن قادیان دارالامان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹/۴/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو بصورت ملازمت پنشن مبلغ ۱۲ روپیہ ماہوار ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔

المرقوم ۹/۴/۳۵ العبد:- غلام نبی حوالدار ولد محمدی قوم کشمیری میر احمدی ساکن قادیان گورداسپور۔

گواہ شد:- چوہدری مبارک علی دوکاندار احمدی محلہ دارالرحمت قادیان ۹/۴/۳۵

گواہ شد:- محمد امین قوم کشمیری احمدی دوکاندار محلہ دارالرحمت قادیان بقلم خود

گواہ شد:- محمد الطاف خان جنرل معمل قادیان

گواہ شد:- فیض احمد انسپکٹر بیت المال بقلم خود

نمبر ۴۳۴۸:- منکہ صوفی سید محمد عبد الرحیم ولد سید عنایت علی شاہ قوم سید صوفی پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھیانہ ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۲/۴/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد کوئی نہیں۔ ماہوار آمد تنخواہ مبلغ ۵۴/- روپیہ اور مبلغ ۸/- روپیہ الاؤنس یعنی کل ۶۲/- روپیہ ہے۔ جس میں سے مبلغ ۷/- روپیہ میرا پراویڈنٹ فنڈ میں داخل ہو کر فقط ۵۵/- روپے ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو کوئی جائداد متروکہ ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکورہ ہوگی۔

العبد:- سید صوفی محمد عبد الرحیم محلہ صوفیاں لدھیانہ ۲۲/۴/۳۵

گواہ شد:- علی محمد مولوی فاضل کارکن نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

گواہ شد:- عطا محمد محرر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۲۲/۴/۳۵

نمبر ۴۳۷۴:- منکہ محمد جمیل صاحب ولد حکیم محمد جلیل صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن میاں ونڈ ضلع امرتسر حال وارد مصری شاہ محلہ جمیل آباد ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد موجودہ صرف ایک مکان پختہ رہائشی واقعہ مصری شاہ لاہور ہے۔ جس پر مبلغ ۱۵۰۰/- روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ نیز اس وقت مکان مذکور کی قیمت فروخت بھی اتنی ہی ہے۔ یعنی ڈیڑھ ہزار کی۔ مالیت رکھتا ہے جس کے دسواں حصہ (۱/۱۰) کی وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ تنخواہ بعد منہائی قرضہ ۳۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ کیونکہ فدوی نے تمام روپیہ قرض لے کر مکان تعمیر کیا۔ جس میں سے ۸۰۰/- روپیہ ادا ہو چکا ہے۔ اور باقی ۷۰۰/- روپیہ فدوی کے ذمہ ہے۔ جو کہ بذریعہ ماہوار باقساط تنخواہ سے وضع ہو جاتا ہے۔ لہذا بندہ موجودہ آمدن کا بھی ۱/۱۰ حصہ (دسواں حصہ) ماہوار انجمن کو بحساب وصیت انشاء اللہ تعالیٰ ادا کرتا رہے گا۔ نیز بوقت وفات جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔ فقط۔ خاکسار:- محمد جمیل احمدی مصری شاہ محلہ جمیل آباد لاہور میونسپل کمیٹی۔

العبد:- خاکسار محمد جمیل احمدی کلرک میونسپل کمیٹی لاہور

گواہ شد:- چوہدری غلام رسول جنرل سکرٹری حلقہ فیض باغ لاہور۔ گواہ شد:- محمد حنیف احمدی بقلم خود ولد مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ دکاندار مصری شاہ محلہ جمیل آباد لاہور۔

نمبر ۴۳۷۵:- منکہ جلال بانو زوجہ چوہدری صادق علی صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن بہل پور ڈاکخانہ جلال پور جٹاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۸/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر تین ہزار روپیہ اور جائداد خاوند سے حصہ وراثت ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰/- کل چار ہزار ہیں مکان واقعہ قادیان جو دو کنال ہے ملا ہے۔ میں اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اپنی زندگی میں حصہ وصیت داخل کردوں گی۔ العبد:- جلال بانو۔ گواہ شد:- جلال الدین شمس مبلغ انجمن احمدیہ قادیان گواہ شد:- صادق علی ولد صوبہ خاں قوم جٹ وڑائچ ساکن بہل پور تحصیل و ضلع گجرات۔

لاہور کے اندوہناک حالات

لاہور ۲۴ر جولائی۔ مسجد وزیر خاں میں مسلمانوں کا اجتماع جتھے بھیجنے کی پالیسی کو اغلباً زیادہ عرصہ اختیار نہیں کئے رکھے گا۔ یہ بات سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ایک نامہ نگار کو جو بدھ کی صبح کو مسجد وزیر خاں میں مسلمانوں کے ایک جلسہ میں شریک ہوا۔ معلوم ہوئی۔ سول لکھتا ہے

ہجوم غیر منظم ہے۔ اور اس کا کوئی رہنما نہیں۔ یہ اپنی تجویزیں ہر روز بدلتا ہے۔ کئی اطراف سے اس کو اپنی سرگرمیاں بند کرنے کے مشورے دیئے جا رہے ہیں۔ بدھ کی صبح کو ہجوم کی اکثریت اس قسم کی ہدایت سننے پر راضی نہ تھی۔ مگر یہ بات بھی ظاہر ہو رہی تھی۔ کہ لوگوں میں موجودہ روش کی صحت کے متعلق شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ بہت سے مقررین نے لوگوں پر واضح کیا کہ انہوں نے شہید گنج کے انہدام کے خلاف اپنی قوت جذبات کا کافی ثبوت دے دیا ہے اور یہی کچھ وہ کر سکتے ہیں۔ اب قانون کی خلاف ورزی کر کے حکومت یا سکھوں پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرنا عبث اور فضول ہے اور تمام مسلمان زعماء اس قسم کی کوششوں کو بند کرنے پر متفق ہیں۔ ہجوم میں سے بہت سے لوگوں نے ایسی باتوں کو تحمل سے سننا برداشت نہ کیا۔ بعض مقررین کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ اور انہیں گالیاں دی گئیں۔ مگر اجتماع کے بعض حصوں میں ان دلائل کی معقولیت یا غیر معقولیت پر قیل و قال ہو رہی تھی۔ جب چند غوغائی لوگوں نے جتھہ بازی کو فی الحال جاری رکھنے کا فیصلہ کر لیا۔ تو ہجوم میں کمی واقع ہو گئی۔ بدھ کے روز صرف ۲ جتھے، جن میں سے ایک میں چھ آدمی تھے۔ اور دوسرے میں پانچ۔ کوتوالی شہر کے نزدیک رونما ہوئے وہ شام کے وقت باہر نکلے۔ اور لنڈا بازار میں گوردوارہ سے قریباً ایک فرلانگ کے فاصلہ پر جہاں پولیس پکٹ مقرر تھی۔ روک دیئے گئے۔ ایک اور پانچ اشخاص کا جتھہ باغبانپورہ میں گرفتار کیا گیا۔ جسے شام کو کوتوالی میں سماعت کے لئے لایا گیا۔

آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی کے الزام میں صرف ۲۱ آدمی سزایاب ہوئے۔ ان تمام کو انتہائی سزا یعنی چھ ماہ قید بامشقت دی گئی۔ بعض کو اس کے علاوہ ۲۰ روپے جرمانہ بھی کیا گیا۔ جس کی عدم ادائیگی کی وجہ سے ایک ماہ قید بامشقت کی مزید سزا بھگتنی ہوگی۔ ان اکیس آدمیوں میں سے پانچ اشخاص گگلوار کے گرفتار شدہ آٹھویں جتھہ کے تھے۔ انہوں نے معافی کی درخواست کی۔ اور کہا کہ وہ مسجد وزیر خاں سے بصورت گروہ بھیجے گئے ہیں۔ جہاں وہ نماز ادا کرنے گئے تھے۔ اور انہیں کہا گیا تھا۔ کہ ان کے گوردوارہ شہید گنج پہونچنے پر انہیں مٹھائی دی جائے گی۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ انہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کے متعلق کوئی علم نہ تھا۔ اور وہ گناہگار تھے۔ عدالت نے ان کی یہ دلیل رد کر دی۔ اور انہیں سزا دی گئی۔ باغبانپورہ میں گرفتار شدہ جتھہ کے پانچ افراد کو بھی سماعت کے بعد سزا دی گئی۔

مندرجہ ذیل اعلان لاہور کے صورت حالات کے متعلق بدھ کو ۸ بجے شام شائع کیا گیا۔

لاہور میں آج کا دن امن سے گزرا۔ گزشتہ شب پولیس نے شہر میں گشت لگائی کرفیو آرڈر کی پوری تعمیل ہوئی۔ صبح کو مسجد وزیر خاں میں ایک اجلاس منعقد ہوا قریباً ایک بجے پانچ آدمیوں نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کی۔ انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ شام کے وقت چھ اور اشخاص نے اس حکم کی خلاف ورزی کی۔ وہ بھی گرفتار کر لئے گئے۔ دوسرے اضلاع سے آمدہ اطلاعات بتاتی ہیں۔ کہ اگرچہ بہت سے مقامات پر جلوس نکالے گئے۔ اور اجلاس منعقد ہوئے۔ مگر امن عامہ میں کوئی خلل واقع نہیں ہوا۔ آٹھ آدمیوں کے ایک جتھہ نے جو امرتسر سے عدم تعاون کی غرض سے آیا تھا۔ لاہور میں داخل ہونے کی کوشش کی۔ اسے روکا گیا۔ مگر جب اس نے واپس جانے سے انکار کر دیا۔ تو حراست میں لے لیا گیا۔ بیرونی جتھوں کو روکنے کے لئے تمام دن پولیس اور فوج لاہور کے ارد گرد گشت لگاتی رہی۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

الہ آباد ۲۴ر جولائی۔ لارڈ ولنگڈن نے الہ آباد میونسپل بورڈ کے سپاسنامہ استقبالیہ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:۔ "جو چیز اس وقت ملکی نظم و نسق کی مشینری کو بےکار بنا رہی ہے۔ وہ اندرونی حسد اور نفاق ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ دوسروں سے شعور جوانمردی اور رواداری سے پیش آئے۔ تاکہ ہندوستان فرقہ وارانہ خصومتوں اور شقاق سے نجات پائے۔ اور نئی اصلاحات کے ماتحت شاہ راہ ترقی پر گامزن ہو"

لنڈن ۲۴ر جولائی۔ ریوٹر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ جمعیۃ اقوام کے آئندہ اجلاس میں جو اگلے ہفتہ منعقد ہوگا۔ برطانیہ اٹلی اور ابی سینیا کے باہمی تنازعہ کے تمام پہلوؤں پر مکمل بحث و تمحیص کرنے پر زور دے گا۔ لیگ کے اجلاس سے قبل کسی قسم کا تصفیہ بالکل ناممکن ہو چکا ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ فرانس بھی برطانیہ کے مطالبہ مکمل بحث و تمحیص کی تائید کریگا۔

شملہ ۲۴ر جولائی۔ یورپین پوشاک پہننے کے فرمان کے انکار کی وجہ سے مشہد میں جو شورش حکام اور رعایا کے درمیان ہوئی تھی۔ اب مدھم ہو گئی ہے۔ اور شہر میں امن قائم ہو گیا ہے۔ احکام مذکورہ کا نفاذ ہو رہا ہے۔ انہیں منسوخ نہیں کیا گیا۔

راولپنڈی ۲۳ر جولائی۔ اضلاع راولپنڈی اور کیمبل پور کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں پر سخت بارش ہونے کی وجہ سے متعدد مکانات گر گئے ہیں۔

بمبئی ۲۴ر جولائی۔ بدھ وار کی شام کو مسٹر منو صوبیدار صدر اور مسٹر رحمت اللہ چنوئے نائب صدر انڈین مرچنٹس چیمبر کی طرف سے تاج محل ہوٹل میں آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کامرس ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی۔

کوئٹہ ۲۳ر جولائی۔ کل ۴ بجے شام کو کوئٹہ میں پھر زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس ہوئے۔ جو آٹھ سیکنڈ جاری رہے۔ ان جھٹکوں نے سابق زلزلہ کی باقی ماندہ عمارات کو بھی منہدم کر دیا۔

لاہور ۲۳ر جولائی۔ لاہور میں گولی چلنے سے ہلاک شدگان کی تعداد کا صحیح اندازہ لگانے اور اس کے متعلق عوام الناس کے شکوک کو مٹانے اور لوگوں کو اطمینان دلانے کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے ایک کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں غیر سرکاری مسلمان نمائندے بھی شامل ہونگے۔

شملہ ۲۴ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ کرنل رسل پبلک ہیلتھ کمشنر گورنمنٹ ہند ماہ اگست کے آغاز میں کھدائی کے سلسلہ میں کوئٹہ جائینگے۔ اس وقت سڑکوں پر سے ملبہ اٹھانے کے لئے دو ہزار مزدور لگے ہوئے ہیں۔

روم ۲۴ر جولائی۔ جاپانی سفارت خانہ پر پولیس کی گارد تعینات کر دی گئی ہے۔ اطالوی اخبارات جاپانیوں کے خلاف بہت کچھ لکھ رہے ہیں۔ برطانیہ کے خلاف بھی حملے ہو رہے ہیں۔ ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ چونکہ برطانیہ نے اٹلی یا ابی سینیا میں سے کسی کو اسلحہ مہیا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برطانیہ اور حبش کے درمیان کوئی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

شملہ ۲۳ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس دفعہ سکرٹریٹ کے دفاتر معمول سے پہلے بند کر دیئے جائیں۔ اگر لاہور کی صورت حالات رُو باصلاح نہ ہوئی۔ تو سکرٹریٹ کی تبدیلی ماہ اگست کی ابتداء میں ہوگی۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر:۔ غلام نبی